

یوم شہادت سیدنا عمر فاروق یکم محرم الحرام

قارئین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بہت سے شکوک و شبہات پھیلائے جاتے ہیں کہ آپ کی شہادت ذی الحج میں ہوئی اور ایک قول پیش کیا جاتا ہے کہ خالد بن معدان کہتے ہیں سیدنا عمر کی شہادت ذی الحج کو ہوئی اور وہاں لفظ قتل کے ہیں حالانکہ یہی روایت التاریخ الصغیر میں موجود ہے اور وہاں اصیب کے الفاظ ہیں جس کے معنی زخمی کرنے کے ہیں مسند احمد میں بھی اصیب کے الفاظ ہیں یعنی اصل میں مراد زخمی کیا جانا ہی تھا لیکن الفاظ الگ الگ لکھے گئے کبھی مات کبھی طعن کبھی اصیب وغیرہ۔ یہاں اس قول سے معلوم ہوا یہاں صرف زخمی کیا جانا ہے اور جنہوں نے فقط قتل وغیرہ لکھا وہاں مجاہدی طور پر لکھا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور پر بہت ساری مثالیں اس حوالے سے دی جاسکتی ہیں لیکن سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہے قارئین ایک سادہ سا اصول سمجھ لیں کہ کسی کی ولادت یا تاریخ وفات کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں اور اس میں صرف ایک کو ہی لیا جاتا ہے اور یہاں بھی صرف ایک کو ہی ترجیح دی جائے گی اور وہ قول یکم محرم الحرام کا ہے کیونکہ ہم صحابہ کرام علیہم السلام سے پیش کریں گے کہ آپ کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہی ہے آپ بخاری و مسلم اٹھا کر دیکھ لیں وہاں بھی یہی معلوم ہوگا کہ آپ زخمی ہونے کے بعد زندہ رہے ہم اسکیں کی صورت میں شہادت سیدنا عمر فاروق کے متعلق اقوال نقل کرتے ہیں جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ اسی دن آپ کی شہادت ہوئی تھی

قارئین ہمیں یہ سمجھ نہیں آتی کیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عظیم صحابی رسول نہیں کیا وہ خلفائے راشدین میں سے نہیں کیا ان کے
 بے شمار فضائل موجود نہیں بالکل ایسا ہی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
 شہادت بھی بہت بڑا سانحہ تھی اس دن سورج کو گرہن بھی لگ گیا تھا
 سند صحیح اور پورا اسلام ایک بار ٹوٹ گیا تو پھر یکم محرم کو ان کو
 ایصال ثواب کرنا کوئی جرم ہے ان کو اس رات کو یاد کرنا کوئی جرم ہے نہیں
 تو پھر کیوں اپنے ہی لوگ انہوں کو ڈھستے نظر آتے ہیں یہ صرف ان کی
 ضد اور ہٹ دھرمی ہے اس کے سوا کچھ نہیں لہذا پاک ان کو ہدایت نصیب
 فرمائے آمین

تحقیق

نعمان علی عطاری

اہل سنت و جماعت

رضی اللہ تعالیٰ عنہما دن سند حسن

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق کو بدھ کے زخمی کیا گیا ابھی ذی الحج کے تین دن باقی تھے آپ تین دن زندہ رہے پھر انتقال ہوا

قال: ورأيي عليه ثوبا أو شبيعة⁽¹⁾ سرداء، فلما رأيته أنه قد طرحها عليه قتل نفسه، قال فلما فرغ الناس من صلاتهم، دخلوا علي⁽²⁾ عمر قال: من أصابني، قالوا قتلك أبو لؤي، قال: كان من أهل لهاوند⁽³⁾ أو أحد صلاة

شہادت عمر فاروق
کیم محرم الحرام

عبد الله بن الوليد

قال ابن إسحاق: حدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبيه [عن جده] عبد الله بن الزبير: قال: طلع عمر يوم الأربعاء ١٢ من ذي الحجة، ثم بقي ثلاثة أيام، ثم مات - رحمه الله - .

قال ابن إسحاق: وحديثي إبراهيم بن كثير مولى آل الزبير بن عبد الله بن هاشم
ابن ربيعة قال: لما طعن عمر أناه الناس فسمع لهم هذء على الباب وهم يظنون

قال ابن إسحاق: حدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبيه [عن جده] عبد الله بن الزبير، قال: طعن عمر يوم الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة، ثم بقي ثلاثة أيام، ثم مات - رحمه الله -.

- (2) **نهاد:** مدينة عظيمة من قبله هذان بينهما ثلاثة أيام، وكانت دعة نهاوند سنة 19 هـ. (أيام عمر بن الخطاب - رضي الله عنه - فتحها مسلحاً حديثه بن اليان، (ياقوت: نهاوند).
- (3) **خرج يصعد:** أي أبغى يبرئ ويصير.
- (4) **نافع المدني أبو عبد الله بن أمة التميمي:** بالمدينة علامة في الفقه، وأوية للحديث وهو ديلمى الأصل مجهول النسب، أصابه عبد الله بن عمر صغيراً في بعض مغاراته ونشأ في المدينة، توفي سنة 117 هـ.

(التأريخ الإسلام 5/ 10، وفات 2/ 150، تهذيب 10/ 412).

b6

کتاب الماحن

تأليف
أبو العزيم
محمد بن أحمد بن تميم التميمي
المطبعة سنة ١٢٢٢ هـ

تحقيق
الذكور ينجي وهيب الجبوري

دعائو
نعمان علی عطاری

کتاب
المناجاة

لابن شیه
ابو زید عمر بن شیه الفهری الحمیری
۱۶۷۳ - ۱۶۶۲

الجزء الأول

مقدم
فہم محمد شتوت

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو بدھ کے دن زخمی لگایا گیا ابھی ذی الحجہ
کے چار دن باقی تھے اور سیدنا عمر فاروق
کی تدفین یکم محرم الحرام کو کی گئی

وفاته رضي الله عنه

۱۶۶۵ - ۱۶۷۱ أبو بكر بن إسماعيل، عن محمد بن سعد أنه قال: طعن عمر يوم
الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة
أربع وعشرين، وكانت خلافته عشر سنين وخمسة أشهر وواحدًا وعشرين يوماً.

(٧) كتاب جيلاني في تراجم أعلام الجهاد بعد الحسنة من الفروع، وهو آخر الجبل الثالث والمتممين من الفلسفة القتالية، ونهج جيلاني له وسنن حوزة منتصف شهر جمادى الآخرة سنة خمس عشرة ومئتين بمطبعة مئذني حرمها الله على يد أبي القاسم الشافعي الحافظ الزاهي علوه به محمد بن يوسف بن محمد بن أبي القاسم البرزالي الأسدي، وقته الله، وفقره فيه، وشرح صدره، وجمع فطره.

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بدھ والے دن (نعوذ باللہ) نیزے سے حملہ کیا گیا اور تب ذی الحجہ کی چار راتیں باقی تھیں سن 23 ہجری میں اور محرم الحرام کا چاند چھڑنے والی رات سے اگلی صبح اتوار والے دن آپکی تدفین ہوئی سن 24 ہجری میں

مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

كُنْتُ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ بَقِيَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سِتَّةَ ثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ وَدَفِنَ يَوْمَ الْأَحَدِ صَبَاحَ حُلَالِ الْمُحَرَّمِ سِتَّةَ أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ، فَكَانَتْ وَلَايَتُهُ عَشْرَ سِتِينَ وَخَمْسَةَ أَشْهُرٍ وَاحِدَى وَعَشْرِينَ لَيْلَةً مِنْ تَوَلَّى أَبِي بَكْرٍ الصُّدَيْقِ عَلَى رَأْسِ الثَّانِيْنِ وَعَشْرِينَ سِتَّةَ وَتِسْعَةَ أَشْهُرٍ وَثَلَاثَةَ عَشْرٍ يَوْمًا مِنْ الْهَجْرَةِ، وَيُوبَعُ لِقُتْنَانَ بْنُ عَطَانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ثَلَاثَ لَيَالٍ حَضِبِينَ مِنْ الْمُحَرَّمِ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِقُتْنَانَ بْنِ مُعْتَدٍ الْأَخْنَسِيِّ (۱) فَقَالَ: مَا أَرَاكَ إِلَّا وَهَمْتَ (۲)؛ تَوَلَّى عَمْرَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ بَقِيَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَيُوبَعُ لِقُتْنَانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لَلَّيْلَةَ بَقِيََتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَاسْتَقْبَلَ (۳) بِخِلَافَةِ الْمُحَرَّمِ سِتَّةَ أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ.

لِقُتْنَانَ أَبُو مُعْتَدٍ بْنُ الْأَخْنَسِيِّ، نَأَى أَبُو بَكْرٍ الْخَطَّابِ، أَنَا غُلِي بْنُ أَخْنَدٍ الْمَقْرِي، نَأَى غُلِي بْنُ أَخْنَدٍ مِنْ أَبِي قَيْسٍ.

ح وَطُفَيْلُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ الشَّغَزَلِيِّ، أَنَا مُعْتَدُ بْنُ مُعْتَدٍ أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنِ بَشْرَانَ، أَنَا عَمْرُ بْنُ الْحُسَيْنِ.

قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي الدُّنْيَا، نَأَى سَعْدُ بْنُ مُخْنَدٍ الْقُرَشِيُّ، نَأَى أَبِي عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ:

تَوَلَّى عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ سِتَّةَ ثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ عَلَى رَأْسِ عَشْرَ سِتِينَ وَخَمْسَةَ أَشْهُرٍ وَسِتَّةَ عَشْرٍ يَوْمًا مِنْ تَوَلَّى أَبِي بَكْرٍ.

لِقُتْنَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَزَارِيُّ، وَأَبُو الْحَمَالِيِّ مُعْتَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ.

ح وَطُفَيْلُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ الشَّغَزَلِيِّ، أَنَا أَبُو الْقَهْقَلِ بْنِ الْقَهْقَلِ.

قَالَ: أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنِ بَشْرَانَ، أَنَا أَبُو عَمْرٍو بْنِ الشَّامِكِ، نَأَى حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَأَى مَالِصُ بْنُ عَلِيٍّ، نَأَى أَبُو مُعْتَدٍ.

(۱) بِالْأَسْلَمِ: الْأَخْنَسِيُّ، تَصْغِيرُ، وَالْمَلِكُ عَنْ م، وَفَزَا، وَابْنُ سَعْدٍ.

(۲) كَذَا بِالْأَسْلَمِ، وَم، وَفَزَا، وَفِي ابْنِ سَعْدٍ: وَهَمْتُ.

(۳) مِنْ قَوْلِهِ: وَيُوبَعُ لِقُتْنَانَ... إِلَى حَتَّى اسْتَطَرَكَ عَلَى عَمَلِهِ فَرَزَا، وَبَعْدَ صَبَاحِ.

تاریخ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

وَذَكَرَ فَضْلَهَا وَتَسْمِيَةَ مَنْ مَالِصُ مِنَ الْأُمَامِ أَوْ أَمْعَانِ
بَنُو حَمِيْدٍ وَارِدِيهَا وَأَهْلُهَا

تصنيف

الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْسَنَ
ابْنِ هُبَيْرَةَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيِّ

الْمَدِينَةُ بَابُ عَمَلِ الْبَكْرِ

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

تكملة وتصحيح

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (الْمَدِينَةُ)

الْإِمَامُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

دار الفکر

طبعة الثانية والثلاثون سنة ١٤٢٥

نعمان علی

سن 24 ہجری میں

تحقیق
الدكتور علی محمد عظیم

مفتی جلال الدین امجدی فرماتے ہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدھ کے زخمی ہوئے اور تین دن بعد (یکم محرم کو شہادت ہوئی)

خطبات محرم ۱۳۶

بعد غلیظ مقرر کر دیں۔ آپ نے اس شخص کو حجاب دیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قارت کرے۔ تم مجھے ایسا غلط مشورہ دے رہے ہو جسے اپنی بیوی کو گینگ طریقہ سے طلاق دینے کا بھی سلیقہ نہ ہو کیا میں ایسے شخص کو غلیظ مقرر کر دوں؟ پھر آپ نے حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم کی انتخاب غلیظ کے لئے ایک کھینچی بنادی اور فرمایا کہ ان میں سے کسی کو غلیظ مقرر کیا جائے۔

اس کے بعد آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تھوڑا ہم پر کتنا قرض ہے۔ انہوں نے حساب کر کے بتایا کہ تقریباً ۸۶ ہزار قرض ہے آپ نے فرمایا کہ یہ رقم ہمارے مال سے ادا کر دینا اور اگر اس سے پورا نہ ہو تو بنو عدی سے مانگنا اور اگر ان سے بھی پورا نہ ہو تو قریش سے لینا۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے کہو کہ میرے دو تین دوستوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اپنے باپ کی خواہش کو ظاہر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے محفوظ کر رکھی تھی مگر میں آج اپنی ذات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتی ہوں۔ جب آپ کو خبر ملی تو آپ نے خدا کا شکر ادا کیا۔

۲۶ ذوالحجہ ۲۳ ہجری بدھ کے دن آپ زخمی ہوئے اور تین دن بعد ۱۰ برس ۶ ماہ ۴ دن امور خلافت کو انجام دے کر ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

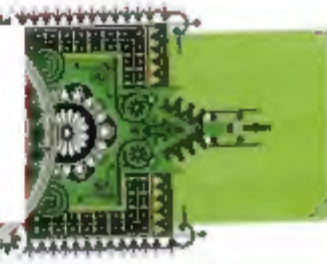
ترجمانِ نبی ص ۱۰۰
جانِ شایانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

حضرت عمرو بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غلیظ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب روضہ منورہ کی دیوار گر پڑی اور لوگوں نے اس کی تعمیر (۸۷ ہجری میں) شروع کی تو (بنیاد کھودتے وقت) ایک قدم (کھینچے تک) ظاہر ہوا تو سب لوگ گھبرا گئے اور لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید یہ رسول اللہ ﷺ کا قدم مبارک ہے اور وہاں کوئی جانے والا نہیں ملا۔ تو

فرمایا کہ ۱۲ دن غفلت کا مستند نہ ہوتا

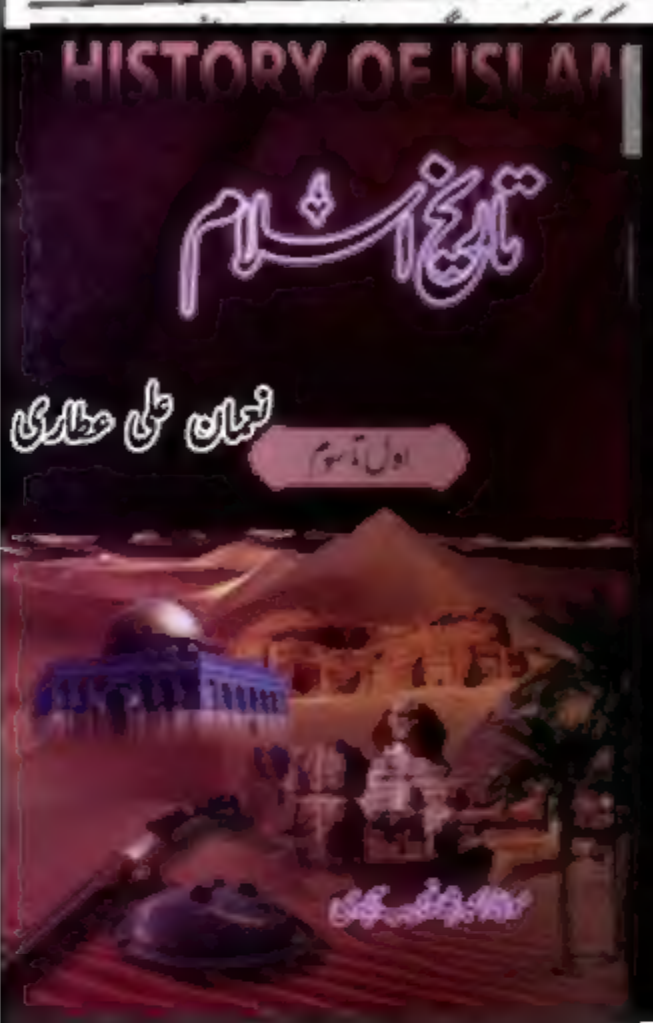
بہ

خطبات محرم



نصرتِ محمدیہ علیہ السلام

الکتاب فی سیرۃ النبی



کے لیے منتخب ہو اس کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے حقوق کا بہت خیال رکھے۔ مہاجرین کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ انصار چہارے محسن ہیں ان کو مکان درگزر اور چشم پوشی اختیار کرنا مناسب ہے۔ تم میں سے جو شخص کیونکہ یہی لوگ مادہ اسلام ہیں۔ اسی طرح ذمیوں کا بھی پورا پورا خیال رکھنا ضرور رکھا جائے اور ذمیوں سے جو وعدہ کیا جائے اس کو ضرور پورا کیا جائے ان کو تکلیف نہ دی جائے۔

پھر اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو بلا کر حکم دیا۔ حضرت عائشہؓ سے دُعا کی کہ وہ اپنے لیے جویز کا مال جمع کرے۔ وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں گئی۔ ان کو ضرور اس جگہ دُعا کیا جائے۔ یہ خبر جب حضرت عبداللہؓ نے سنی تو سب سے بڑی مراد برآئی۔ چار شنبہ ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کو آپؐ نماز جمعہ میں حاضر ہوئے۔ ساڑھے دس برس خلافت کی۔ نماز جنازہ حضرت مصیبؓ نے پڑھائی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے قبر میں اتارا۔

زاد و اولاد : فاروق اعظمؓ کا پہلا نکاح زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا۔ جن کے بطن سے عبداللہؓ عبدالرحمن اکبر اور حضرت حصہؓ پیدا ہوئیں۔ نسبؓ مکہ میں ایمان لائیں اور وہیں فوت ہوئے۔ یہ عثمان بن مظعونؓ کی بہن تھیں جو اول المسلمین تھے اور جن کا اسلام لانے والوں میں چودھواں نمبر تھا۔ دوسرا نکاح عہد نبوتؐ میں ملکہ بنت جردل خزاعی سے کیا۔ جس سے عبید اللہ پیدا ہوئے۔ چونکہ یہ بیوی ایمان نہیں لائی۔ اس لیے اس کو طلاق دے دیا گیا۔ یہ خبر جب حضرت عبداللہؓ نے فاروق اعظمؓ کو سنائی تو وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس سے بڑی مراد برآئی۔ چار شنبہ ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کو آپؐ زخمی ہوئے اور یکم محرم سنہ ۲۴ھ کو ہفتہ کے دن فوت ہو کر نماز جمعہ میں حاضر ہوئے۔ ساڑھے دس برس خلافت کی۔ نماز جنازہ حضرت مصیبؓ نے پڑھائی۔ حضرت عثمان غنیؓ حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے قبر میں اتارا۔

بہنیں : حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن سہیل جو فاروق اعظمؓ کی بہن تھیں اور فکیہہ بیٹی بھی فاروق اعظمؓ کی بیویوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ فکیہہ کی نسبت بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ وہ حضرت عبدالرحمنؓ اور حضرت عبداللہؓ کی اولاد میں حضرت حصہؓ زوجہ رسول اللہؐ اور

مولانا نجیب شاہ اکبر آبادی لکھتے ہیں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہوئی

ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں معتبر روایات کے مطابق سیدنا عمر فاروق

کی وفات یکم محرم الحرام کو ہوئی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سابقہ کتب

ڈاکٹر اسرار احمد نعمان علی عطاری

ایک عظیم شہادت کا دن ہے یعنی دوسرے خلیفہ راشد امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن یکم محرم الحرام ہے۔ وہ عمر جن کے حلق آغوش حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے"۔ اگر رنج و غم کے اظہار کا مسئلہ ہوتا اور اگر سوگ کا دن منانے کا معاملہ ہوتا تو آج کے دن یعنی یکم محرم الحرام ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ۲۸ رذی الحجہ کو ہوا تھا جس میں آنجناب مجروح ہوئے تھے اور ستر روایات کے مطابق ان کی وفات یکم محرم الحرام کو ہوئی تھی۔ پھر رذی الحجہ کو تیسرے خلیفہ راشد اور انور بن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تقریباً پچاس دن کے عرصے کے بعد انتہائی مظلومانہ طور پر شہید کئے گئے جن کی شہادت کے نتیجے میں سلطان آرمین میں دست و گریباں ہوئے اور اُست میں ایسا فرقہ پڑا کہ آج تک ختم نہیں ہوا۔ سوگ کا دن منانا ہوتا تو اس "شہید مظلوم" کی شہادت کے دن کو منایا جاتا۔ ۲۱ رمضان المبارک کو اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پیچھے بھاگی آپ کے داماد چچے خلیفہ راشد شہید کر دیئے گئے جو حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد ماجد بھی ہیں۔ سوگ کا دن منانا ہوتا تو ایک خصوصی کعبہ فکر کے افراد کے بجائے رکی امت آنجناب کی شہادت کے دن سوگ منائی۔ اگر سوگ کے دن منانے کا سلسلہ جاری رہے تو تائے کون کون سے دن سوگ منایا جائے گا؟ سال کا کون سا دن ہوگا جو

گرامی ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے"۔ اگر رنج و غم کے اظہار کا مسئلہ ہوتا اور اگر سوگ کا دن منانے کا معاملہ ہوتا تو آج کے دن یعنی یکم محرم الحرام ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ۲۸ رذی الحجہ کو ہوا تھا جس میں آنجناب مجروح ہوئے تھے اور معتبر روایات کے مطابق ان کی وفات یکم محرم الحرام کو ہوئی تھی۔ پھر چاروں برس سال سوگ اور ماتم کرنا دین سے کوئی مناسبت رکھتا ہے۔

مکتبہ اہل بیت

شیعہ مؤرخ ابن الطقطقی لکھتا ہے ابولؤلؤ مجوسی نے سیدنا عمر فاروق کو خنجر سے زخمی کیا اور آپ تین دن زندہ رہے پھر انتقال کر گئے

جہادی سواروں کی گندھوں میں، خیر ختم ہو چکے اور ہم لڑائی سے اکتائے، ہم کو آپ آتی مہلت دیں کہ ہم اپنے معاملات درست کر لیں اور اپنے گھروں کو (معاذ ہو جائیں) حضرت علیؑ نے کوٹنے سے باز ہو کر جمع کیا تھا، آپ نے ان کی خواہش کے مطابق مہلت دیدی، لیکن یہ حکم دیا کہ لڑنے کی عادت اور پسی اپنے اندر قائم رکھیں اور اپنی بیویوں کے پاس اس وقت تک نہ جائیں جب تک کہ دوسری مہم کے لیے روانہ ہو کر اہل سے سر کر کے ایشام سے واپس نہ آجائیں، مگر یہ لوگ چپکے چپکے محل کو کوفہ میں داخل ہوتے جاتے تھے، یہاں تک کہ لشکر کاہ خالی ہو گئی، اور اسی وجہ سے (جنگ کے متعلق) حضرت علیؑ کی رائے بھی ختم ہو گئی۔

ان میں سب سے پہلے ابوبکرؓ کی وفات ہوئی، ان کا انتقال غلام نے اربعہ کی وفات سے پہلے ہی موت سے سلسلہ میں ہوا، ان کا مرض اس سانپ کے کاٹنے کا خراب اثر ہو جانے سے تھا جس نے ان کو غار کی رات کاٹا تھا، وہ اپنی بیٹی اور اس حضرت علیؑ کے علیہ وسلم کی مدد پر مدینہ ہجرت عائشہؓ کے حجرے میں رسول اللہؐ کے پاس دفن ہوئے، رسول اللہؐ کی وفات عائشہؓ کے حجرے میں واقع ہوئی تھی، ابوبکرؓ کو آنحضرتؐ کے پاس دفن کیا گیا۔

قرآن نے بغیرہ کے غلام پر خراج عائد کر دیا تھا، قرآن نے ابولؤلؤ سے ملے اور کہا میرے لیے ایک مکتی بنا دو۔ ابولؤلؤ نے کہا میں ضرور آپ کے لیے ایک ایسی مکتی بنا دوں گا جو زمانے کے ساتھ چلتی رہے گی۔ قرآن نے کہا یہ غلام مجھ کو ملے دیتا ہے، پھر اس نے عمرؓ کو نماز کی حالت میں حضورؐ روئے جس کے جہیزیں رات تک آپ زندہ رہے۔ ان کا انتقال ہو گیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت (کے قریب) دفن ہوئے، یہ واقعہ صحیح ہے۔ ابولؤلؤ، پر لوگ ٹوٹ پڑے، اس نے ان میں سے بھی کسی ایک کو

یوسف بن یعقوب بن ابی
(۱۱۰)

الفخ تاجی

دعا گو
نعمان علی عطاری

تالیف

محمد بن علی بن طباطبائی عرف ابن الطقطقی

مہتمم

مولوی محمود علی خان مرحوم

دار الفکر بیروت

شیعہ کی کتاب سے حضرت عمر رضہ کی شہادت
۱ محرم کو ثابت ہے۔ شیعہ کی کتاب دیکھیے۔



۵۶۹

حضرت عمر کی وفات

۲۶ ذی الحجہ ۳۳ھ مطابق ۶۳۴ء کو حضرت عمر ابو لؤلؤ فیروز کے دو دھارے خنجر سے زخمی ہوئے اور
نہیں دن بعد کیم محرم ۳۳ھ کو ان کی وفات واقع ہوئی۔

ازواج

سات عورتوں کا حضرت عمر کی زوجیت میں آنا تاریخی اعتبار سے ثابت ہے۔ آپ کی پہلی بیوی کا

حضرت عمر کو ۲۶ کو ذحسم لگا اور آپ یکم محرم الحرام کو صبح کے وقت دفن کیے گئے

طبقات ابن سعد (مقدمہ) ۱۲۳
ابو بکر محمد بن سعد کی قبری میں اس کی۔ یہ قبریں مائتہ و ستون کے گھر میں ایک کوٹری میں ہیں۔

عثمان ابن محمد اخفی
ابن جرکتے ہیں یہ نوہ
وہی تھے (تقریب التہذیب)

مجاہد اور
پنے عی
رہا آخر

یہ قوری
نہ اپنے

پارہ کو
ت سے
کی گئی۔

دعا گو
عثمان علی عطاری
طبقات ابن سعد
مسند
محمد بن سعد
بدرہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت:

ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ۲۶ رذی الحجہ ۲۳ھ یوم چار شنبہ کو
خجرا مارا گیا اور یکم محرم ۲۴ھ کی صبح کو یک شنبہ کے دن دفن کیے گئے ان کی خلافت دس سال پانچ مہینے اور اکیس روز رہی۔ ہجرت سے
عمر رضی اللہ عنہ کی وفات تک بائیس سال نو مہینے اور تیرہ دن کا زمانہ گزرا۔ ۳ محرم یوم دو شنبہ کو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی۔
میں نے یہ روایت عثمان ابن محمد اخفی سے بیان کی تو انہوں نے کہا سوائے اس کے میں نہیں سمجھتا کہ تم سے غفلت ہوئی۔
عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ۲۶ رذی الحجہ کو ہوئی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے ۲۹ رذی الحجہ یوم دو شنبہ کو بیعت کی گئی۔ انہوں نے اپنی خلافت محرم ۲۴ھ
سے شروع کی۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں سیدنا عمر فاروق کو ۳۶ کو زخم لگا اور کیم محرم الحرام کو ہوئی۔

روحی اللہ
عمر ابن الخطاب

صفحة المختارة

۹۹۰

المختارة الميمونة

فلما أدير إذا بقره يحس الأرض إذا قال. وهو علي السلام. قال: أين أمي رفع ثوبك فتيه
أبني لثوبك وأبني لثوبك، يا عبد الله بن عمر أنظر ما علي من الثمن. فحسبه فوجدته سنة وثماني
الما أو نحوه. قال: إن ولي به مال آل عمر فأتاه من أموالهم، وألا قبل في بني حدي بن كعب، فإن
سم تعب أموالهم فسل في قريش ولا تفتنهم إلى غيرهم فأتى حتى هذا المال، انطلق إلى عائشة أم
المؤمنين فقل: اقرأ عليك عمر السلام. ولا تقل أمير المؤمنين، فإني لست اليوم للمؤمنين أمراً وقل
يستأذن عمر بن الخطاب أن يدفن مع صاحبه؟ فمضى فسلم واستأذن، ثم دخل عليها فوجدتها قاعدا
تبكي فقال: اقرأ عليك عمر بن الخطاب السلام، ويستأذن أن يدفن مع صاحبه؟ فقلت: كنت أريد
نفسه، ولا وترته به اليوم على نفسي.

فلما أتته قبل هذا عبد الله بن عمر قد جاءه. قال: أرفموني. فاستد رجل إليه فقال: ما
لديك؟ قال: الذي تحب يا أمير المؤمنين! أتيت: قال: الحمد لله، ما كان منه شيء. نعم إلي من
ذلك، فإذا أنا فصب فاحملوني، ثم سلم وقل: يستأذن عمر بن الخطاب، فإن أئنت لي فاحملوني
وال رقتي ودوتي إلى مفر المسلمين.

وجاءت أم المؤمنين خنساء والساء تير معها، فلما رأيتها قمتا فوجدت عليه فبكت حينئذ
ساعة، واستأذن الرجال فوجدت جالساً لهم، فسمعت بكاءها من الداخل، فلما يقص خرجنا به فالتفت
به فسلم عبد الله بن عمر وقال: يستأذن عمر؟ قالت: أدخلوه، فأدخل فوضع هناك مع صاحبه
انفرد بإخراجه البخاري.

ومن هناك بن حن قال: أنا آخركم عهداً يصعد دخلت عليه ورأسه في حجر ابنه عبد الله فقال
به: سمع حدي بالأرض. قال: فهل فعلت بالأرض إلا سواء؟ قال: سمع حدي بالأرض. لا لم لك.
في الثانية أو الثالثة، وسمعت بقوله. وبني وقل أمي إن لم تنفر لي. حتى ماتت فكف.

قال سعد بن أبي وقاص: طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال يقين من ذي الحجة، سنة ثلاث
وعشرين، ودفن يوم الأحد صبيحة هلال المحرم، قال معاوية: كان عمر ابن ثلاث وستين.

قال سعد بن أبي وقاص: طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال يقين من ذي الحجة، سنة ثلاث
وعشرين، ودفن يوم الأحد صبيحة هلال المحرم، قال معاوية: كان عمر ابن ثلاث وستين.
وعن الشعبي: أن أبا بكر قبض وهو ابن ثلاث وستين، وأن عمر قبض وهو ابن ثلاث وستين.

فمن يمع أو يركب جناحي نعمانة
ليترك ما قدمت الأمان يسمي
أبنة قنيل بالحنينة انقلبت
له الأرض تهتر الجفاه بالسوق



امام ابن جزری لکھتے ہیں کہ سیدنا عمر کو ۲۶ کو زخم لگا اور پھر یکم محرم کو آپ کی تدفین کی گئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہاگو نعمان علی عطاری

4arfat.com

عَلَّمَ رَأْسِي مِنَ الرَّسَادَةِ فَفُصِمَ لِي الثَّرَابُ ۚ لَعَلَّ اللَّهَ ، جَلَّ ذِكْرُهُ ، يَنْظُرُ إِلَيَّ
فِي رَحْمَتِي ، وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَأَقْدَبْتُ بِهِ مِنْ حَوْلِ الْمَطْلَعِ .
وَدَعَى لِي طَبِيبٌ مِنْ بَنِي الْخُرَيْثِ بْنِ كَسْبٍ فَنَقَّاهُ نَيْبًا فَخَرَجَ طَبِيبٌ عَلَيْهِ
فَقَّاهُ لَبَأُ فَخَرَجَ كَذَلِكَ أَيْضًا ، فَقَالَ لِي ، ائْتِ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ . قَالَ : قَدْ
فُرِغَتْ .

ولما احتضر ورأته في حجر والده عبد الله قال :

ظَلَمُوا لِنَفْسِي عِوَاذَ اللَّهِ الْمَلِكِ أَتَى الْمَلِكُ أَهْلَ الْعِلَّةِ كُلَّهَا وَأَصَوْمُ
وَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ اللَّهُ تَعَالَى وَيُذَكِّرُ الشَّهَادَةَ إِلَى أَنْ تَوَفَّى لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ ثَلَاثَ بَقِيْنَ

ولم يزل يذكر الله تعالى ويُديمُ الشهادة إلى أن توفي ليلة الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين . وقيل : طعن يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة ودُفن يوم الأحد هلال محرم سنة أربع وعشرين .

وإني بآخر ، وروى في خبره جماعة من أصحابي وسلفي من بني أمية
وعبد الله بن عمر .

حضرت سیدنا عمر فاروق کو ۲۶ کو زخمی کیا گیا اور آپ کی
اتوار کے دن کیم محرم کو تدفین ہوئی

(۱۸)

فاروق ابن کنانہ

۱۳ جولائی ۱۹۷۲ء

ہو جاتا۔ ابھی یہی عرصہ طاری ہو چائی ہے۔ چھپ کر ان کا وقت آپ کو ملے گا۔ ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ ان کے دل سے اسلام کی اس کا کوئی حصہ نہیں جڑ سکتا۔ یہاں پر وقت کی ضرورت ہو رہی ہے۔ آپ کو کمال کے ہمارے پیشانی پر چھپ کر دیکھنا ہے۔ کمال کی اس طرح، ابن سبک کا اسلام پر پورا ہے۔ آپ نے ان کے لئے انہیں اس داند سے لئے۔ میں نے یہی حجت کا سبب ہے کہ کوئی ایسا جنت میں ان کا وجود ہے۔ یہ سبب اس کے لئے ہے کہ ان کے لئے کوئی ایک سبب ہو۔ ابھی یہ سبب ہو گیا کہ ان کے لئے اس کا سبب ہو گیا۔

[illegible][illegible]

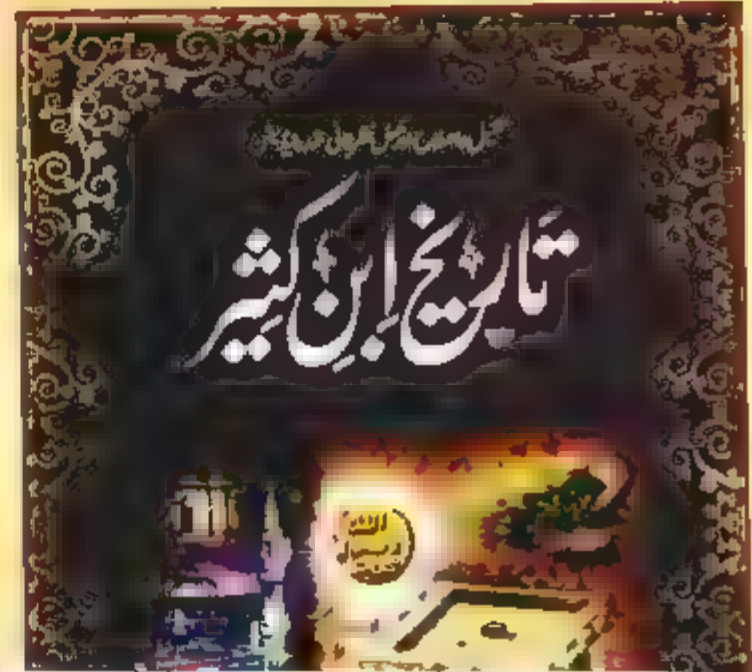
دعوتی مکتبے میں کچھ سوتے یا لیٹرکینڈا جا ملے تھے۔ ان سوتے والے چپ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ کچھ کون چپ ۱۳۶ھ کے ہادی بن محمد کا کاروبار میں ہادی جیسے اس دن حضرت عمر فاروقؓ کے عہد ہوا اور ان کونوں میں کرم ۳۶۱ھ کی بیج کو تھیں۔ وہی بیج ان کی بدست حکمرانوں کے مال پر بیجے۔ یہ سن جی کے بعد اور کرم کے کچھ دن، تیس کا ہے۔ یہ بیج کھانہ کھانے میں حلال ہے۔ حادی اللہ کے کچھ بیج سے بدست خلافت کی گئی۔

سے پر دھاک ہوئے اور اسی دن امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان خلیفہ مقرر ہوئے۔

واقعی کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے اپنے باپ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ بدھ کے دن جب ۲۳ء کے ماہ ذی الحجہ کی چار راتیں باقی تھیں اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اور اتوار کے دن یکم محرم ۲۳ء کی صبح کو تدفین ہوئی، پس ان کی مدت حکومت دس سال پانچ مہینے اکیس دن بنتی ہے، اور محرم کے تین رتیں گزرنے پر چہرہ کے دن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی۔

یہ باتیں سن کر امام الرکن نے یہی کہہ کر اٹھ گئے کہ حضرت عمر بن خطابؓ پر چار سو کن حملہ واجب کیا گیا ہے اس کے ساتھ ان باتیں تھے جن پر ہمارا قول
یہ ہے جس پر ہے امام الرکن۔

طریقہ مبارک اور کل عمر اُپہدا زور سے لگے جس سے دل غائب، آنکھوں کی حسیہ بہت گہری اور ساق بہت پتلا ہو گئی تھی۔ اور یہ بھی بہا جاتا ہے کہ آپ طبعِ عود تھے جس پر بھی غائب تھی، اہم بات یہ تھی کہ وہ سب سے پہلے ہنسنا لگا کر کہتے تھے آپ کی فکر میں اختلاف کیا گیا ہے کہ میں آپ کی ولادت ہوئی اس کے اعتبار سے تقریباً چار سو سال قبل ابن عربی نے یہ نکتہ اصرار سے



اسماعیل بن محمد بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمر کی شہادت تک عمر الحرام کو ہوئی
انہوں نے اسماعیل بن محمد سے یہ سیدنا سعد بن ابی وقاص کے پوتے ہیں اور لکھتے ہیں

عمر بن محمد بن سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ حضرت عمر کی شہادت تک عمر الحرام کو ہوئی

عمر بن محمد بن سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ حضرت عمر کی شہادت تک عمر الحرام کو ہوئی

عمر بن محمد بن سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ حضرت عمر کی شہادت تک عمر الحرام کو ہوئی

عمر بن محمد بن سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ حضرت عمر کی شہادت تک عمر الحرام کو ہوئی

عمر بن محمد بن سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ حضرت عمر کی شہادت تک عمر الحرام کو ہوئی

عمر بن محمد بن سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ حضرت عمر کی شہادت تک عمر الحرام کو ہوئی

تاریخ طبری

نعمان علی عطاری

جلد سوم

خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک



مدت خلافت:

اسماعیل بن محمد بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ عمر میں تھے بروز چہارم شنبہ ۲۶ / ذوالحجہ ۲۳ھ میں زخمی ہوئے اور بروز یکشنبہ یکم محرم
۲۴ھ کی صبح کو مدفون ہوئے۔ اس طرح آپ کی مدت خلافت دس سال پانچ مہینے اور اکیس دن رہی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی
بیعت خلافت بروز دو شنبہ ۲ / محرم ۲۴ھ کو ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد
سیدنا عمر فاروق تین دن تک زندہ رہے پھر آپ کا انتقال ہو گیا

مكتبة محمد بن عبد الوهاب

149

المسألة 2: الحجة

فَإِذَا دَرَى الْجَنَّةُ قَطْبَ النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لَكُمْ الشَّمْسُ وَفَرَحَتْ لَكُمْ الْعَرَابُ وَمَرَّ كَتَمٌ
عَنِّي الْوَجْهَةُ وَتَضَرَّبَ بِرُحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى الْأَنْ تَبْتَهِلُوا بِالنَّاسِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا قَدْ اسْتَلْذَنَتْ قُوَّةُ
الْبَصِيحَةِ حَتَّى قُبِلَ عُمْرُ رَجُلٍ لِلَّهِ عَنْهُ وَسَمِعْتُ سَمِيعَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ طَمَسَ أَبُو لَوْزَةَ الْيَدَى قَبْلَ عُمْرِ ابْنِي
غُفَرٍ وَخَلَا بِشَرِّ لَمَاتٍ بَيْنَهُمْ بَيْتٌ وَافَرَّقَ مِنْهُمْ بَيْتٌ وَكَانَ مَعَهُ بَغِيَّةٌ لَهُ طَرَفَانِ طَمَسَ بِهِ نَفْسَهُ فَفَاتَهُمَا

✽ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے غزائیوں کے مواقع پر مٹی سے گٹھے تھاپتی اور ان کو پہلو میں بٹھا دیتی، یعنی بیع کر کے اس کی اجڑی مثال دین کے اور پھر پورا بچا کر بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھ تان کی طرف بلند کر کے بولتے تھے اے اللہ! میں عمر سعید ہوا ہوں، میں کمزور ہو گیا ہوں، میری عقل سست ہو چکی ہے۔ تو مجھے اپنے پاس بلا لے تاکہ میں نہ کچھ ضائع کروں، اور نہ صدمہ سے بڑھوں۔ پھر آپ دی احمد میں آئے اور خطاب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہو گا میں نے تمہارے لئے سنتوں کو کھنڈ اور دھن کو دھن کے طور پر نافذ کیا۔ اور تمہیں ایک واضح راستہ پر چلا کر چھوڑ دیا ہے۔ پھر آپ نے بتایا ایک ہاتھ دوسرے پر دے دے، فرمایا: مگر یہ کہ تم اپنی مرضی سے ہو، میں یہاں نہیں جاؤں گا۔ (اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے) جب اسی وقت فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور اس وقت میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، اس نے آپ کے ساتھ ساتھ مزید ۱۲ آدمیوں کو ہر گھوڑیا تھا جن میں سے ۱ شہید ہو گئے تھے اور ۱۱ غلامی تھے (لیکن موت ہونے سے پہلے گئے تھے) اس (۱۶۱ھ) کے پاس دو صداری دہلی چھری تھی، مگر اس نے اسی کے ساتھ خودکشی

المسألة الأولى

عَلَى الصَّحِيحِينَ

دعاگو

شماره علی عطاری

4.

—

بر حلقه
بعد از

6-24

من عطاء

رَفَقْتُ

23

4514- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْجَلَابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الضَّرِّ حَدَّثَنَا

مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَاشَ عُمَرُ ثَلَاثًا بَعْدَ أَنْ طَعَنَ ثُمَّ مَاتَ فَعَسَلَ وَتُكْفِيَنَّ

✦ ✦ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد حضرت عمرؓ تین دن تک زندہ رہے پھر آپ کا

انتقال ہو گیا۔ تو آپ کو غسل دیا گیا اور کفن دیا گیا۔

عَذَلَهُ النَّاسُ وَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ رَاحِيٍّ وَلَمْ يَتَحَلَّفْ لِي جَلِيلِيَّتِ النَّاسِ وَفُتِحَتْ خِيَمَتُهُمَا لَهَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْيَدِ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَوْ أَنَّ يَدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنْ صَفَرَةٍ وَبَيْضَاءَ

تلفون: 042-37246006

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زخم لگا اور حکیم محرم کو آپ کی تدفین کی گئی

طرح السلفاء (۱۹۹)

۱۹۹

امام جلال الدین سیوطی

ہے۔ پھر مہر الرحمن علیہ السلام نے حضرت عثمان علیہ السلام کو الگ سے جا کر ان سے بھی یہی عہد و پیمان لے لیا اور جب دونوں سے عہد لے چکے تو حضرت عثمان علیہ السلام سے بیعت کر لی اور حضرت علی علیہ السلام نے بھی بیعت کر لی۔

ابو عبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہما

مسند احمد میں مروی ہے۔ حضرت عمر علیہ السلام نے فرمایا: اگر میرے مرنے وقت تک ابو عبیدہ بن جراح زندہ رہے تو میں انہیں خلیفہ بناؤں گا اور اگر خدا تعالیٰ مجھ سے ان کے بارے میں پوچھے گا تو کہہ دوں گا میں نے حضرت عثمان علیہ السلام کو کہتے سنا ہے برائی کا ایک دشمن ہوتا ہے اور میرا دشمن ابو عبیدہ بن جراح ہے اور اگر میرے مرنے وقت تک ابو عبیدہ انتقال کر گئے ہوں تو میں معاذ بن جبل علیہ السلام کو خلیفہ بناؤں گا اور اگر خدا تعالیٰ سواں کرے گا تم نے انہیں کیوں خلیفہ بنایا؟ تو میں کہہ دوں گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے۔ فرماتے تھے۔ معاذ بن جبل قیامت کے دن بوجہ بزرگی علماء کے گروہ سے اٹھائے جائیں گے۔ یہ دونوں صاحب آپ کی خلافت میں عی قوت ہو گئے تھے۔

مسند احمد رحمہ اللہ میں ابو رافع سے مروی ہے۔ وفات کے وقت حضرت عمر علیہ السلام نے خلیفہ بنانے کے واسطے کہا گیا تو آپ نے فرمایا اپنے ہم نشینوں سے کسی ایک کو اس پر حرجیں دیکھتا ہوں۔ مگر اگر اس وقت سہل رسول ابو عبیدہ اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما ہوتے تو یہ امر میں ان میں سے کسی ایک کو سوچ دیتا اور مجھے اس پر پھر دوسری ہوتا۔ جتنا زہ اور اختلاف عمر



حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھبیس ذی الحج بروز چہار شنبہ (بدھ) زخم آئے تھے اور بروز یکشنبہ (اتوار) محرم کی چاند دکھائی دینے کی رات دفن ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی اور بعض کہتے

تہذیب حرانی میں لکھا ہے۔ حضرت عمر علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش تھا۔ شخصی ہاں سنوٹ

تاریخ الاسلام میں ہے سیدنا عمر فاروق کی یکم محرم الحرام کو وفات ہوئی اور سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی جنازہ پڑھائی

175 حضرت ذیل

مہر ارض ادا کرنا۔ اگر میرے متروک مال سے ادا نہ ہو سکے تو خاندان مدنی سے درخواست کرنا اگر
سے بھی نہ ہو سکے تو کل قریش کے علاوہ اور کسی کو تکلیف نہ دینا۔

وفات

ان وصیتوں کے بعد یکم محرم الحرام ۲۳ھ کو شنبہ کے دن اس دنیا کو خیر باد کہا وصیت کے مطابق
حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سپرد خاک کیے
گئے۔ انتقال کے وقت ۶۳ سال کی عمر تھی۔ مدت خلافت ساڑھے دس سال۔

اولاد

وفات کے بعد حسب ذیل اولادیں یادگار چھوڑیں: عبداللہ عاصم، عبدالرحمن، زید، مجیر بن لؤی
ان میں تین اول اندکر اولادیں زیادہ نامور ہوئی۔ اولاد اثاث میں ام المومنین حفصہ اور قتیہ بنت
قیس آخر عمر میں خاندان نبوت سے شرف انتساب حاصل کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
ساجزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے چالیس ہزار صحرہ عقد کیا تھا۔

فاروقی کارنامے

وفات

ان وصیتوں کے بعد یکم محرم الحرام ۲۳ھ کو شنبہ کے دن اس دنیا کو خیر باد کہا وصیت کے مطابق
حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سپرد خاک کیے
گئے۔ انتقال کے وقت ۶۳ سال کی عمر تھی۔ مدت خلافت ساڑھے دس سال۔

دعاگو

نعمان علی عطاری

Sunnat.com

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک
محرم الحرام کو ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

فہم

امومنین نے کہا کہ عمر بن الخطابؓ کو عمر بن الخطابؓ کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ جب ام مومنینؓ سیدہ عائشہؓ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ اندر درہی تھیں۔ عبداللہ نے پیغام پہنچایا کہ عمر سلام پیش کرتا ہے اور آپ کے حجرہ میں دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: یہ ارادہ تو خود یہاں دفن ہونے کا تھا لیکن عمر کو میں اپنے اہل بیتؓ کو دیتی ہوں اور دفن ہونے کی اجازت دیتی ہوں۔ ابن عمرؓ نے وہیں آکر اطلاع دی تو عمر نے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور کہا، الحمد للہ۔ یکم محرم بروز اتوار سن ۲۳ ہجری آپ کا وصال ہو گیا۔ اتنا اللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صہیبؓ روئی نے مسجد نبویؐ کے اندر آپؐ کی نماز جنازہ پڑھا لی۔ آپؐ کا جسد اطہر مسجد میں منبر اور حجرہ کے درمیان رکھا گیا تھا۔ پھر آپؐ کو حجرہ مبارکہ میں بتائی گئی۔ وہی قبر میں حضرت ابو بکرؓ کی قبر کے عقب میں تقریباً ایک ہاتھ قد موں کی طرف نیچے دفن کر دیا گیا۔

تجزو و مفردہ میں قبروں کی ترتیب اس طرح ہے:

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 84

— 10 —

واپس آراطلاع دی تو عمر نے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور کہا، الحمد للہ۔ یکم محرم بروز اتوار سن ۲۴ ہجری آپ کا وصال ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صہیب رومی نے مسجد نبوی کے اندر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا جسد اطہر



امام زین الدین ابو الفضل عبدالرحیم بن حسین عراقی فرماتے ہیں آئمہ و علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ سیدنا عمر کیم محرم کو دفن کیے گئے

جمادی الآخرۃ ، فقال ابن حبان : ليلة الاثنين سبع عشرة مضت منه ^(۱) ، وقال ابن إسحاق : يوم الجمعة سبع ليل بقیں منه ، وقال الباقون : لثمان بقیں منه ، وحكاہ ابن عبد البر عن أكثر أهل الشعر ^(۲) ، إنما عشية يوم الاثنين ، أو ليلة الثلاثاء ، أقوال حكاها ابن عبد البر ^(۳) زاد ابن الجوزي : يوم المغرب والعشاء من ليلة الثلاثاء .
وتولي عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في آخر يوم من ذي الحجة ، سنة ثلاث وعشرين ، وقول المزي ^(۴) ، والذهبي ^(۵) : قيل لأربع ، أو ثلاث بقیں من ذي الحجة ، فإن أرادوا بذلك لما طعمه أبو الولوة ، فإنه طعمه يوم الأربعاء عند صلاة الصبح لأربع ، وقيل : ثلاث بقیں منه ، وعاش ثلاثة أيام بعد ذلك ، واتفقوا على أنه دفن مستهل المحرم سنة أربع وعشرين ^(۶) ، وقال الفلاس : إنه مات يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين .
وتولي عثمان بن عفان مقتولا شهيدا سنة خمس وثلاثين في ذي الحجة أيضا ، قيل : سنة الحجة ، الثامنة عشر منه ، هذا هو المشهور . وقيل : إن عمر الأصغر عد خلفا .

بقين منه ، وعاش ثلاثة أيام بعد ذلك ، واتفقوا على أنه دفن مستهل المحرم سنة أربع وعشرين ^(۶) ، وقال الفلاس : إنه مات يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين .
ويعرفون ، ويعرفون أشهر .

(۱) انظر : الثقات ۲ / ۱۹۱ .

(۲) الاستيعاب ۲ / ۲۵۷ .

(۳) لمفسر السابق .

(۴) تهذيب الكمال ۵ / ۳۱۱ و ۱۸۱۸ .

(۵) الكافي ۲ / ۵۹ فترجا (۱۰۱۵) .

(۶) هذا النص نقله عن المصنف سبط ابن المصفي في حاشيته على المصنف ۵۹ / ۵۹ (۱۰۸۵) ، وقد ذكر المصنف تسعة أقوال في عمره يوم وفاته في كتابه الشافع للشافع طرح للترتيب ۸۸ / ۸۹ ، والطبر :

تهذيب الكمال ۵ / ۳۱۱ و ۱۸۱۲ ، و تهذيب التهذيب ۷ / ۱۲۱ .

(۷) تهذيب الكمال ۵ / ۱۲۸ .

شرح

التبصرة والتذكرة

وہاگہ

نعمان علی عطاری

تأليف

الإمام الحافظ زین الدین أبو الفضل عبد الرحمن بن الحسن بن العزیز
القرطبي سنة ۸۶۹ھ

الجزء الثاني

مستوفيات

مكتبة دار الكتب العلمية

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

ابو امین حضرت سیدنا محمد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان و کرامت کی روشنی میں
مقامی پڑھان سے سوا ایک جامع قرآن مجید شریف کتاب



رضی اللہ عنہ
رضی اللہ عنہ

فیضانِ فاروقِ اعظم

جلد اول

(پیش از سہ ماہی تک مکتبہ دارالعلوم)



دعا گو

نعمان علی

تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حملہ ان کی رضا اور مشورے سے ہوا ہے؟“ سیدنا عبد اللہ
لوگوں نے عرض کیا: ”لَا وَاللّٰهِ وَلَوْ دِدْنَا اَنَّ اللّٰهَ رَا ذٰلِکَ
ہماری رضا و مشورے سے نہیں ہوا بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ
عنہ کو لگا دے۔“ (۱)

فاروقِ اعظم نے نماز فجر ادا کی:

سیدنا عمر نے تین
دن تک نماز ادا کی

حضرت سیدنا
رضی اللہ تعالیٰ
آیات
نماز
بتایا گیا
ہو سکتا۔“ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ
تین دن تک نماز ادا فرمائی

حضرت سیدنا مطلب بن عبد اللہ بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دن تک انہی کپڑوں میں نماز ادا کی جن میں آپ کو زخمی کیا گیا تھا۔ (۳)

میں نے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطعی

جنتی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دوست ہونے کے باوجود احکام شریعت پر کتنی سختی سے عمل کرنے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مطلب بن عبد اللہ بن خطاب سے روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق نے
تین دن تک انہی کپڑوں میں نماز ادا فرمائی جس میں آپ کو زخمی کیا گیا تھا

کیا حضرت عمرؓ کا یوم شہادت حکمِ محرم ہے؟

بن وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ولی الخلفاء من لدن **توفی** أبو بکر وذلک یوم
 الثلاثاء لثمان بقین من جمادی الآخرة سنة
 ثلاث عشرة إلى أن طعن یوم الأربعاء لثلاث
 بقین من ذی الحجة ومات بعد ذلک بثلاث یوم
 السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرین أخرج
 البخاری فی التاریخ حدیثنا مسلم حدیثنا جریر هو
 بن حازم عن ایوب عن نافع عن بن عمر أن
 عمر مات وهو بن خمس وخمسين أو خمس
 وسین ثم قال أشرع إلى الشیب من قبل
 أخاه

زخم لگنے کے تین
 دن بعد بروز ہفتہ
 یکم محرم ۲۲ھ کو
 آپ کا انتقال ہوا

التعديل والتجريح لمن خرج به البخاري في الجامع الصحيح أبو الوليد الباجي 403 هجري - الجزء: 3، الصفحة: 935

کیا حضرت عمرؓ کا یوم شہادت یکم محرم ہے؟

الأربعاء لأربع عشرين سنة [ثلاث عشرة] وقال
الذهلي قال يحيى بن بكير لسبع بقين منه وقال
فمكث ثلاثا بعدما طعن ثم مات وقال خليفة عاش
بعدها طعن ثلاثه أيام ويقال سبعة أيام ثم مات
وقال عمرو بن علي مات يوم السبت غرة المحرم

سنة أربع وعشرين وكانت خلافة عشر سنين
وسنة أشهر وثمانية أيام علي ما ذكر خليفة ومات
وهو ابن ثلاث وستين سنة ويقال ابن أربع
وخمسين ويقال ابن خمس وخمسين ويقال ابن
اثنين وخمسين سنة وقال زيد بن أسلم عن أبيه

ج ٢ ص ٥٧

عمرو بن علی کہتے
ہیں آپ ہفتے کے
دن یکم محرم
۲۲ھ کو فوت
ہوئے

رجال صحیح البخاری الھدایہ والارشاد فی معرفۃ اہل اللہ والسماد (الکلاباذی، أبو نصر 323 ہجری)، الجزء: 2، الصفحة: 507